جلد ۲۳ | مورخہ یکم صفر ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۴۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کی کوئی طاقت سلسلہ احمدیہ کو نابود نہیں کرسکتی

فرمایا "یقیناً یاد رکھو یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا۔ تو دُنیا میں نصرانیت پھیل جاتی۔ اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید قائم نہ رہتی۔ یا یہ مُسلمان ہوتے جو اپنے ناپاک اور جھوٹے عقیدوں کے ساتھ نصرانیت کو مدد دیتے ہیں۔ اور ان کے معبود۔ اور خدا بنائے ہوئے مسیح کے لئے میدان خالی کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ اب کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا یہ ضرور بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہونگے جب ہمیں خدا کے زندہ اور مبارک وعدے ہر روز ملتے ہیں۔ اور وہ تسلی دیتا ہے۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور تمہاری دعوت زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا پھر ہم کسی کی تحقیر یا گالی گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں"۔ (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ اپریل سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیروعافیت ہے۔

نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال چونکہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۶ء کو ختم ہو رہا ہے اور نظارت ہذا کی طرف سے سالانہ رپورٹ مرتب کی جارہی ہے۔ اس لئے جملہ سکرٹریان تعلیم وتربیت وسیکرٹریان لجنہ اماء اللہ اور مبلغین کو چاہیئے۔ کہ وہ تعلیم وتربیت سے متعلقہ سالانہ رپورٹیں جلد تر تیار کرکے نظارت تعلیم وتربیت میں ارسال فرمائیں

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ چند دنوں سے تکلیف زیادہ ہوگئی ہے احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	پتہ
	دستی بیعت	
۱	عبد العزیز صاحب	ضلع گجرات
۲	منظور احمد صاحب	ضلع لاہور
۳	گلزار احمد صاحب	کلکتہ
	تحریری بیعت	
۴	حافظ محمد داؤد علوی صاحب	ضلع لکھنؤ
۵	چودھری عنایت اللہ صاحب	ضلع امرتسر
۶	" ہدایت اللہ "	"
۷	" ولایت اللہ "	"
۸	" عطاء اللہ "	"
۹	" فتح حسین صاحب	"
۱۰	" عبد الواحد صاحب	"
۱۱	عائشہ بی بی صاحبہ	"
۱۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۱۳	چودھری اللہ یار خان صاحب	"
۱۴	سونہارا خانصاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۵	محمد حسن خان صاحب	"
۱۶	مائی صاحبہ اہلیہ محمد حسن خانصاحب	"
۱۷	مائی خیراں صاحبہ بنت محمد حسن خانصاحب	"
۱۸	محمد ابراہیم صاحب	پشاور
۱۹	محمد بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۲۰	بشیر احمد صاحب	"
۲۱	بہادر خان صاحب	"
۲۲	قاضی محمد لطیف صاحب	ضلع جہلم
۲۳	صالح محمد صاحب	ضلع سرگودہا
۲۴	سردار خاتون صاحبہ	سندھ
۲۵	عائشہ بی بی صاحبہ	جموں
۲۶	مستری اللہ دتا صاحب	ضلع گورداسپور
۲۷	محمد حسین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۸	اسمٰعیل صاحب	ضلع لاہور
۲۹	نواب الدین صاحب	"
۳۰	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۳۱	عبد الغنی صاحب	ضلع شیخوپورہ
۳۲	بی بی امیر جان صاحبہ	نیروبی
۳۳	چراغ دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳۴	لال دین صاحب	"
۳۵	مسماۃ بی بی صاحبہ	"
۳۶	امیر علی صاحب	ہوڑہ
۳۷	محمود احمد صاحب	ہنگری
۳۸	شبیر عالم صاحب	پشاور

پانچواں روزہ ۲۷ اپریل بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر ۳۰ مارچ کو تھا۔ جبکہ پہلا روزہ رکھا گیا۔ دوسرا روزہ ۶ اپریل کو ہوا۔ تیسرا روزہ ۱۳ اپریل کو اور چوتھا روزہ ۲۰ اپریل کو رکھا گیا۔ اب پانچواں روزہ ۲۷ اپریل بروز سوموار رکھا جائے گا۔ اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے کہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے معذور انسان جمعرات کو روزہ رکھ سکتا ہے:

آرہ کے صاحب کو اطلاع
آپ کا خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہونچا۔ آپ اپنی تعلیم کے متعلق مزید اطلاع دیں۔ کس کس جگہ تعلیم حاصل کی ہے۔ اور کس درجہ تک تعلیم ہے:

"الفضل" کی قیمت قسط وار ادا کرنے میں نقصان

الفضل کی قیمت وصول کرنے کا یہ طریق چلا آیا ہے۔ کہ جو اصحاب سالانہ قیمت یکمشت ادا نہیں کرتے تھے۔ وہ اگر ششماہی قسط ادا کرنے کے لئے کہتے۔ تو سالانہ قیمت کا نصف اور اگر سہ ماہی قسط کے لئے کہتے۔ تو سالانہ قیمت کا چوتھائی حصہ وصول کر لیا جاتا۔ لیکن جب سے اخبار روزانہ ہوا ہے۔ سابقہ طریق سخت مشکلات کا باعث بن رہا ہے۔ کیونکہ اس طرح عملہ وغیرہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ ادھر قسط وار قیمت ادا کرنے والے اصحاب کی طرف سے سال بھر میں ایک کافی روپیہ ڈاک خانہ کی نذر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو قیمت ایک دفعہ وی۔ پی۔ یا منی آرڈر کے ذریعہ بھیج دینی چاہیئے۔ اس کے لئے چار دفعہ یا دو دفعہ وی۔ پی یا منی آرڈر کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ یکمشت قیمت ادا کرکے عملہ الفضل اور خریدار صاحبان دونوں آرام حاصل کریں لیکن اگر کوئی صاحب ایسا نہ کریں۔ تو پھر ان کو چاہیئے۔ کہ عملہ کی زائد محنت اور خرچ کو بصد رضا برداشت کریں۔ جیسا کہ دوسرے تمام اخبارات میں ہوتا ہے۔ کہ یکمشت قیمت ادا کرنے والوں کی نسبت قسط وار قیمت دینے والوں کو کچھ زیادہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس اصل کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ الفضل کی قیمت حسب ذیل ہوگی۔

قیمت سالانہ	پندرہ روپے	ششماہی	آٹھ روپے
سہ ماہی	چار روپے آٹھ آنے	ماہانہ	ایک روپیہ بارہ آنے
فی پرچہ	ایک آنہ		

(مینیجر الفضل)

ضمیمہ درس القرآن کے متعلق ضروری اعلان

ہر احمدی کو اس کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہیئے

الفضل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد فرمودہ معارف قرآنیہ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ اب تک جس قدر درس کی اشاعتیں ہو چکی ہیں۔ وہ تمام خریداران الفضل کو قطع نظر اس سے کہ وہ ضمیمہ درس القرآن کے خریدار ہیں یا نہیں بھجوا دی گئی ہیں۔ اور اب صرف ایک مرتبہ اور تمام خریداران الفضل کو وہ ضمیمہ بھجوایا جائے گا۔ لیکن اس کے بعد انہی اصحاب کو ضمیمہ درس القرآن بھیجا جائے گا۔ جو اس کی خریداری کی اطلاع دیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ امر یاد رکھا جائے۔ کہ ضمیمہ درس القرآن سوائے روزنامہ الفضل کے خریداروں کے دوسرے اصحاب کو ۱۳ آنے ششماہی قیمت پر بھیجنا محال ہے۔ صرف وہی لوگ اس نعمت عظمےٰ سے متمتع ہو سکیں گے جو روزانہ اخبار الفضل کے باقاعدہ خریدار ہوں گے۔ ان کو ضمیمہ کی چھ ماہ کی قیمت کے طور پر صرف موازی ۱۳ آنے دینے پڑیں گے:

پس اگر احباب نہایت ہی قلیل خرچ برداشت کرکے اخبار کے دیگر مضامین سے مستفیض ہونے کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ معارف سے نہ صرف خود لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ گراں بہا تحفہ اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً روزانہ اخبار کی خریداری کی درخواست بھیج دیں۔ خواہ فی الحال چھ ماہ یا تین ماہ کے لئے ہی ہو۔ اور جو پہلے سے خریدار ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے درس القرآن خریدنے کی اطلاع نہیں دی۔ انہیں تو ایک لمحہ کا توقف بھی نہ کرنا چاہیئے:

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم صفر ۱۳۵۵ھ

فرقہ وار فیصلہ کے خلاف پنڈت مدن موہن مالویہ کا اضطراب

ہندوستان کی وسیع سرزمین میں جہاں مختلف اقوام وملل کے لوگ آباد ہیں۔ اور جن کا مذہب جن کی تہذیب اور جن کا تمدن ایک دوسرے سے الگ اور طرزِ معاشرت جدا ہے۔ کسی سیاسی آئین کو خواہ وہ موجودہ دستور اساسی ہو۔ درجہ مستعمرات ہو۔ یا ذمہ وار طرزِ حکومت۔ کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے سب سے پہلے یہ بات ضروری ہے۔ کہ اس میں بسنے والی مختلف اقوام کے درمیان حقوق کی تقسیم کے متعلق ایک ایسا تصفیہ معرض وجود میں لایا جائے۔ جو ہر ایک کے لئے قابل قبول ہو۔ اور جس کی رُو سے ہر قوم کو اس کے جائز اور مناسب حقوق تفویض کئے جائیں کیونکہ اس قسم کے باہمدگر تصفیہ کے بغیر کسی ایسے آئین کا جس میں ہندوستانیوں کو کوئی اختیارات حاصل ہوں۔ کامیاب ہونا۔ اور اس کا ملک کے سیاسی نمود۔ اور ارتقا کے لئے کسی رنگ میں مفید ہونا نہ صرف مشکل۔ بلکہ ناممکن ہے۔

موجودہ دستور اساسی کی ترتیب و تشکیل کے وقت ہندوستان میں بھی اور گول میز کانفرنسوں کے ہندوستانی مندوبین کے درمیان انگلستان میں بھی اس فرقہ وار گتھی کو سلجھانے کے لئے متعدد کوششیں ہوئیں۔ لیکن جب وہ کوششیں مہاسبھائی ذہنیت رکھنے والے بعض برادرانِ وطن کی تنگ ظرفی اور کوتاہ بینی کے باعث ناکام رہیں۔ تو اس عقدہ کی گرہ کشائی کے لئے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کو ثالث مقرر کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے ثالث کی حیثیت میں فرقہ وار فیصلہ جو عرفِ عام میں کمیونل ایوارڈ کہلاتا ہے۔ صادر کر دیا۔ لیکن سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس وقت اس امر پر زور دے رہے تھے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ کو ثالث بنا کر ان سے اس عقدہ کا حل طلب کیا جائے۔ وہی آج فرقہ وار فیصلہ کے خلاف سب سے زیادہ شور مچا رہے ہیں۔ پنڈت مدن موہن مالویہ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو وزیر اعظم سے فرقہ وار فیصلہ طلب کرنے پر زور دینے میں پیش پیش تھے مگر اب انہوں نے اس کے خلاف جو طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اور جس رنگ میں وہ اس کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ان کے کانگرس سے علیٰحدہ ہو کر نام نہاد کانگرس نیشنلسٹ پارٹی بنانے کی وجہ صرف یہی ہے کہ کانگرس نے فرقہ وار فیصلہ کے متعلق غیر جانبدارانہ روش کیوں اختیار کی۔ اور کیوں اسے مسترد کرنے کے متعلق اپنا قطعی فیصلہ صادر نہیں کیا۔

کانگرس کے حال کے اجلاس میں جو لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ جب بنگال کے ایک کانگرسی نمائندہ نے کانگرس کی اس قرارداد میں کہ جدید آئین کو مسترد کر دیا جائے۔ یہ ترمیم پیش کی۔ کہ اس میں فرقہ وار فیصلہ کو بھی شامل کیا جانا چاہیئے۔ تو پنڈت مالویہ نے ترمیم کی حمایت کی۔ اور کہا :-

"مسلم لیڈروں مسٹر جناح اور سر وزیر حسن نے ہمیں کہا ہے۔ کہ آپس میں اتحاد کرنا چاہیئے۔ مگر ہمیں چاہیئے کہ اتحاد کے راستہ میں جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اسے دُور کر دیں۔ میرا یقین ہے۔ کہ جب تک کمیونل ایوارڈ سلامت رہے گا۔ ملک کو حکومت خود مختار نہیں مل سکتی" (پرتاپ ۱۶-اپریل)

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ فیصلہ وار فیصلہ اتحاد کے راستہ میں کونسی رکاوٹ پیش کرتا ہے۔ مسلمان زعماء کی طرف سے تو بارہا اس امر کی کوشش کی گئی۔ کہ باہمی مذاکرات اور افہام و تفہیم سے فرقہ وار گتھی کو سلجھایا جائے انہوں نے متعدد بار برادرانِ وطن کی طرف صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھایا۔ مگر کیا یہ حد درجہ افسوسناک بات نہیں۔ کہ پنڈت مالویہ اور ان کے ہم نواؤں نے ان کے اس مصالحانہ اقدام کی ذرہ بھر بھی پروا نہ کی۔ اور نہ صرف یہ کہ اتحاد کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ صریح طور پر انہوں نے مساعی اتحاد کے راستہ میں روڑے اٹکائے مسلمان فرقہ وار فیصلہ کو نعمت غیر مترقبہ خیال نہیں کرتے۔ لیکن کسی اور تصفیہ کی عدم موجودگی میں وہ اس سے کسی طرح سے روگردانی کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ انہوں نے باوجود اس بات کے کہ اس میں ان کے حقوق سے صریح ناانصافی کی گئی ہے۔ بنگال میں ان کی اکثریت کو یورپین تاجروں کی اقلیت پر قربان کر دیا گیا ہے۔ پنجاب میں ان کے بہت بڑے تناسب آبادی کے مقابلہ میں انہیں برائے نام اکثریت دی گئی ہے۔ فرقہ وار فیصلہ کو صرف اس لئے قبول کیا۔ کہ کسی اور تصفیہ کی عدم موجودگی میں ان پر یہ اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ اور ملکی مفاد کا بھی یہی تقاضا تھا کہ باوجود اس کے کہ ان کے بیشتر جائز اور معقول مطالبات کو اس میں پورا نہیں کیا گیا اسے منظور کر لیا جائے۔

کانگرس کی فرقہ وار فیصلہ کے متعلق گومگو پالیسی اگرچہ مناسب اور اطمینان بخش نہیں۔ تاہم بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس کی اس تقریر میں جو انہوں نے پنڈت مالویہ کے جواب میں کی۔ امید کی جھلک نظر آتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا :-

"کانگرس کے گزشتہ اجلاس سے آج تک کوئی ایسی نئی صورت پیدا نہیں ہوئی جس سے ایوارڈ کے متعلق کانگرس کے فیصلہ کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہو۔ باہمی تصفیہ کے لئے کوشش کی گئی۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ فرقہ وار سمجھوتہ کے لئے ایک اور کوشش کی جائے گی" (پرتاپ ۱۶-اپریل)

مسلم زعماء نے فرقہ وار تصفیہ کے لئے برادرانِ وطن کو متعدد بار دعوت دی ہے۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے اس گتھی کو سلجھانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اب اگر کانگرس یا یوں کہئے۔ ہندو قوم یہ چاہتی ہے۔ کہ فرقہ وار معاملہ کا کوئی ایسا حل تلاش کیا جائے۔ جو سب کے لئے قابل قبول ہو تو اسے چاہیئے کہ فراخدلی اور وسعتِ نظر سے کام لیتے ہوئے اس نہایت ضروری کام کو کرے جس کا تکمیل پذیر ہونا بلاشبہ ملک کی سیاسی ترقی کا کفیل ہو سکتا ہے سیاسی ترقی

مسلمان اور جہاد بالسیف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کے سامنے سب سے پہلے یہ حقیقت منکشف فرمائی۔ کہ اس زمانہ میں جہاد بالسیف کی بجائے قلم سے کام لینے۔ دشمنوں کے اعتراضات کا جواب دینے۔ اور قرآن مجید سے دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آج تلوار کی بجائے تقریروں اور تحریروں سے اسلام کو مٹانے اور اُسے دُنیا سے ناپید کرنے کا کام شروع ہے۔ اور عقلمند انسان ہتھیار ہمیشہ موقعہ کے مطابق استعمال کیا کرتا ہے۔ جس طرح توپوں۔ بموں اور مشین گنوں کے مقابلہ میں آج تیر و تفنگ اور غلیلیں ناکام رہتی ہیں۔ اسی طرح جب دشمن اسلام کو اعتراضات کی کثرت اور وساوس و شبہات کی اشاعت سے نقصان پہونچا رہا ہو۔ اس وقت تلوار اٹھانا کسی عقلمندی پر دلالت نہیں کرتا۔ مگر افسوس مسلمانوں نے اس نکتہ کو نہ سمجھا اور انہوں نے یہ اعتراض کرنا شروع کر دیا کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ جہاد کے منکر ہیں۔ اور اب تک یہ اعتراض شدومد سے کیا جاتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ اب یہ سمجھ چکا ہے۔ کہ حقیقت وہی درست ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی۔ گو علی الاعلان اس کے کہنے کی وہ جرأت نہ کرتا ہو۔ اس کے ثبوت میں اخبار "زمیندار" کو پیش کیا جاتا ہے جو احمدیت کی مخالفت میں ہمیشہ اول نمبر پر رہتا ہے۔ اس کی ۱۴-اپریل کی اشاعت اختر شیرانی کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس کا مقطع یہ ہے ؎

اختر نے نوکِ خامہ کو نشتر بنا لیا

موزوں نہ تھا زمانہ یہ تلوار کے لئے

یہ شعر بتا رہا ہے۔ کہ خود مسلمانوں کے نزدیک بھی یہ زمانہ تلوار کے لئے موزوں نہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ یہ اعتراض کیوں کرتے ہیں کہ حضرت

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امتِ محمدیہ میں سلسلۂ نبوت کا اجراء

مسئلۂ نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصریحات

"پیغام صلح" کا ایک مضمون

اخبار "پیغام صلح" ۱۰؍ اپریل میں ایک مضمون بعنوان "مسئلہ ختم نبوت حضرت مسیح موعود کی تالیفات کی روشنی میں" شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے پڑھنے سے ایک ناواقف شخص جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بنظر امعان مطالعہ نہ کیا ہو۔ اور جو اس تشریح سے ناواقف ہو۔ جو ختم نبوت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں فرمائی۔ دھوکا کھا سکتا۔ اور بعض غلط فہمیوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا ہو۔ ہرگز کسی دھوکا میں نہیں آسکتا۔ راقم مضمون تحریر کرتے ہیں:۔

"کئی بار میرے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ میں ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی خدمت میں تحریک کروں۔ کہ وہ پیغام صلح میں جہاں حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات درج فرماتے ہیں۔ وہاں حضرت کی تالیفات سے وہ مقامات درج کئے جائیں جن میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ارقام فرمایا ہے۔ اس قسم کے مضامین بے شمار ہیں۔ جب وہ مسلسل شائع ہوں گے۔ تو ایک محقق کی طبیعت خود بخود اس طرف مائل ہوگی۔ کہ ایسے شخص کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا سراسر ظلم ہے۔"

پھر لکھتے ہیں۔ "جب حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم فرمایا ہے۔ تو پھر باوجود اتنی بڑی صداقت کے ان کی طرف دعوائے نبوت کیوں منسوب کیا جاتا ہے"

معترض کا عجیب خیال

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ معترض کے نزدیک جب بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر اپنے اعتقاد کا اظہار فرمایا ہے۔ تو ان کی طرف دعوائے نبوت منسوب کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ گویا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کسی صورت میں درست نہیں

پیشتر اس کے کہ اس اعتراض کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں عرض کیا جائے۔ یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ خاتم النبیین سمجھتی رہی۔ سمجھتی ہے اور سمجھتی رہے گی بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہر احمدی سے بیعت کے وقت یہ اقرار لیتے ہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھے گا۔ لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ خاتم النبیین کا وہ مفہوم ہرگز نہیں۔ جو غیر احمدی یا غیر مبایعین سمجھتے ہیں۔ اور نہ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کے ان معنوں کو تسلیم فرمایا۔ جو غیر احمدی یا غیر مبایعین آجکل کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنی تحریرات میں بار بار خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا۔ مگر سوال یہ ہے کہ خاتم النبیین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مفہوم کیا سمجھا۔ اس غرض کے لئے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر نگاہ دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں آپکا یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں سلسلہ نبوت جاری ہے چنانچہ آپ استفتاء عربی صہ ۲۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان نبینا خاتم الانبیاء لا نبی بعدہٗ الا الذی ینوّر بنورہٖ و یکون ظہورہٗ ظل ظہورہٖ یعنی یقیناً ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جو آپ کے نور سے منور کیا جائے اور جس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔"

اس حوالہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس رنگ میں مانتے تھے۔ کہ آپ کے بعد کوئی جدید شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا۔ ہاں وہ نبی آسکتا ہے جو ظلی رنگ میں آپ کے فیوض و برکات کے طفیل نبوت کا مقام حاصل کرے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال

پھر حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سنکر دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعوےٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا۔" (صہ ۱۵۰ حاشیہ) اس حوالہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی نبوت پہلے نبیوں کی طرح براہ راست نہیں۔ بلکہ جو مرتبہ آپ کو ملا ہے۔ وہ محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی وجہ سے ملا ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

بغیر مہر توڑنے کے نبی

پھر لفظ خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے۔ کہ جب تک کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا۔ تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا۔ جو خاتم النبیین پر ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو۔ کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو۔ تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا

اسی طرح فرماتے ہیں۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے۔ مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔ اور نہ اس سے مہر خاتمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلے اللہ علیہ وسلم۔ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا۔ نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا۔ جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوےٰ کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

نبی کا کمال یہ ہے کہ دوسرے کو نبوت کے کمالات سے متمتع کرے

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ اس مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے امتِ محمدیہ میں اجرائے نبوت کے مسئلہ کی ان الفاظ میں وضاحت فرماتے ہیں۔ کہ "خدا تعالےٰ سورۂ فاتحہ میں ہمیں تمام نبیوں کی متفرق نعمتوں کا وارث ٹھہراتا ہے۔ اور اس امت کو خیر الامم قرار دیتا ہے۔ پس بلاشبہ خدا تعالےٰ کا حسن اور احسان جو سرچشمہ محبت کا ہے سب سے زیادہ پر ایمان لانا ہمارے حصہ میں آگیا ہے۔

اور مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وُہ لوگ ہیں۔ جو اس کے کمالِ حسن اور احسان کے انکاری ہیں۔ ایک طرف تو اس کی مخلوق کو اس کی صفاتِ خاصہ میں حصہ دار ٹھہرا کر توحیدِ باری پر دھبہ لگاتے۔ اور اس کے حسنِ وحدانیت کی چمک کو شراکتِ غیر سے تاریکی کے ساتھ بدلتے ہیں۔ اور پھر دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں۔ کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں۔ بلکہ مردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دُوسرا چراغ روشن نہیں ہوسکتا۔ وُہ اقرار رکھتے ہیں۔ کہ موسٰے نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے۔ اور مسیح اسی کی پیروی تیس برس کر کے اور توریت کے احکام کو بجا لا کر۔ اور موسٰے کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولٰے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کرسکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپ حسب آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم اولادِ نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی۔ محروم ہے۔ اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپ کو نصیب نہ ہوئی۔ جو آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی۔ اور خدا تعالٰی کا یہ قول ع لکن رسول اللہ وخاتم النبیین بے معنی رہا۔

ظاہر ہے۔ کہ زبانِ عرب میں لٰکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی جو امر حاصل نہیں ہوسکا۔ اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے۔ جس کے رُو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی اور آپ نبیوں کے لئے مہر ٹھیرائے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے۔ جن کو اُلٹا کر نبوت کے آئندہ فیضان سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے۔ کہ وُہ دُوسرے شخص کو ظلّی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کر دے

اور روحانی امُور میں اس کی پُوری پرورش کر کے دکھلا دے۔ اس پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں۔ اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خداشناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا۔ تو نعوذ باللہ آپ کی نبوت ثابت نہیں ہوسکتی۔ مگر خدا تعالٰے نے قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر رکھا ہے۔ جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فیض روحانی نہیں۔ تو پھر دُنیا میں آپ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالٰے بھی دھوکا دینے والا ٹھہرا۔ جس نے دُعا تو یہ سکھلائی۔ کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو۔ مگر دل میں ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا۔ کہ یہ کمالات دیئے جائیں گے۔ بلکہ یہ ارادہ تھا۔ کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا۔

لیکن اے مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ ایسا خیال سراسر جہالت۔ اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مردہ مذہب ہے۔ تو کس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کر سکتے ہو کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے۔ یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے۔ اور ایسا کون بے وقوف ہے۔ جو ایسے مردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا۔ جو بمقابلہ گزشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔ گزشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا۔ جیسا کہ موسٰے کی ماں۔ اور مریم کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے سید و مولٰے (اس پر ہزار ہا سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء پر سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آ کر ختم ہو گیا۔ اور اب وُہ قومیں۔ اور وُہ مذہب مُردے ہیں۔ کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔ اس لئے باوجود آپ کے اس فیضان کے اس امت کے لئے ضروری نہیں۔ کہ کوئی مسیح باہر سے آئے۔ بلکہ آپ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنٰے انسان کو مسیح بنا سکتا ہے۔ جیسا کہ اس نے اس عاجز کو

بنایا" (چشمہ مسیحی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی نبوت پر زور

ان تمام حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معنے خاتم النبیین کے لئے وہی معنے جماعت احمدیہ لیتی ہے۔ آپ باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھنے کے امتِ محمدیہ میں نبوت کے اجراء کے قائل تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کی اسے دلیل قرار دیتے تھے۔ یہی جماعت احمدیہ کا مذہب ہے۔ وُہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر صدقِ دل سے ایمان رکھتی مگر آپ کی متابعت میں نبوت کا دروازہ کھلا تسلیم کرتی ہے۔ اور عقلمند انسان تو اتنی سی بات سے ہی یہ مسئلہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اجراءِ نبوت کے قائل نہ تھے۔ تو آپ اپنی نبوت پر کیوں زور دیتے رہے۔ مگر آپ کا دُنیا کے سامنے اپنے آپ کو بحیثیت نبی پیش کرنا۔ اور اس پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ آپ خاتم النبیین کے وُہ معنے نہیں سمجھتے تھے۔ جو آج کل غیر مبایعین سمجھے بیٹھے ہیں۔

ایک اور مغالطہ

اس کے بعد "پیغام صلح" نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت سے بعض جگہ اپنی کتب میں انکار کیا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے بعض حوالجات اس نے درج کئے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک شدید مغالطہ ہے۔ اور اس کے ازالہ کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فیصلہ کُن حوالہ درج کر دیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علمِ غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں" (صفحہ ۴)

حضرت مسیح ابن مریم پر فضیلت

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو حضرت مسیح ابن مریم سے افضل بتاتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

"خدا نے اس امت میں مسیح موعود کو بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے" ریویو جلد ۱۔ نمبر ۶۔

پھر تحریر فرماتے ہیں "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں۔ وُہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وُہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وُہ ہرگز دکھلا نہ سکتا"

اب جو شخص ایک نبی پر کلی طور پر فضیلت کا دعوٰے کرتا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وُہ نبی نہیں کس قدر تعجب کی بات ہے:۔

نبی کی تعریف میں اختلاف

دراصل نبوت کے بارے میں جو اختلاف ہے۔ وُہ اس وجہ سے ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے نبی کی جو تعریف کرتے تھے۔ اور جو تعریف مسلمانوں میں عام طور پر رائج تھی۔ یعنی یہ کہ وُہ شریعت جدیدہ لائے۔ یا بعض پہلے احکام منسوخ کرے۔ یا بلاواسطہ نبوت پائے اس کے رُو سے آپ اپنے آپ کو نبی۔ اور رسول نہیں کہتے تھے۔ بلکہ جہاں جہاں آپ کے الہامات میں یہ الفاظ آتے آپ اس کی توجیہ فرماتے۔ لیکن بعد میں آپ کو معلوم ہوا۔ کہ اصل تعریف نبوت کی وُہ نہیں جو مسلمانوں میں مسلم ہے۔ بلکہ اصل تعریف یہ ہے۔ کہ نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا تعالٰے کا کلام یقینی اور قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں۔ تو کافر ہو جاؤں۔ اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے۔ اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا۔ کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے۔ ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے۔ اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا کی کتاب پر ...... اور چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اسی لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰-۲۱)

نبی کی اس تعریف کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں جہاں دعوئے نبوت اپنی طرف منسوب کیا۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ بغیر شریعت کے۔ یا اسی مفہوم کے بعض اور الفاظ۔

حضرت مسیح ابن مریم کا دوبارہ آنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے منافی ہے

پیغام صلح میں بعض ایسے حوالے بھی درج کئے گئے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم جو رسولاً الی بنی اسرائیل تھے دوبارہ دنیا میں آئیں اور لوگوں سے اپنی نبوت منوائیں۔ تو اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت میں نقص لازم آتا ہے۔ اس کے جواب میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری مستقل نبی تھے۔ ان کو جو نبوت ملی۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ اور ایسے نبی کا امت محمدیہ میں آنا یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے منافی ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمائے ہیں۔ ان نبینا خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ینور بنورہ ویکون ظہورہ ظل ظہورہ۔ یعنی ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور ہو۔ اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔ چونکہ حضرت مسیح ناصری ایسے رسول نہیں۔ اس لئے ان کے دوبارہ آنے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے منافی قرار دیا۔

اخبار پیغام صلح اپنے اس اعتراض کی تائید میں ازالہ اوہام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حسب ذیل عبارت درج کرتا ہے۔

"خدا تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسرشان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا۔ کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبرائیل کا آنا ضروری ہے۔ اسلام کا تختہ ہی الٹا دے۔ حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے۔ کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۸۶ طبع دوم صفحہ ۲۹۳)

اگر غیر مبائع معترض ذرہ بھی دیانت سے کام لیتے اور تین چار سطریں اس سے پہلی عبارت کی بھی درج کر دیتے۔ تو ان پر عیاں ہو جاتا ہے کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بات بیان فرمائی ہے۔ آپ نے جو کچھ لکھا وہ یہ ہے کہ

"اگر وہی مسیح رسول اللہ صاحب کتاب آ جائیں گے۔ جن پر جبرائیل نازل ہوا کرتا تھا۔ تو وہ شریعت محمدیہ کے قوانین دریافت کرنے کے لئے ہرگز کسی کی شاگردی اختیار نہیں کریں گے بلکہ سنت اللہ کے موافق جبرائیل کی معرفت وحی الٰہی ان پر نازل ہوگی۔ اور شریعت محمدیہ کے تمام قوانین اور احکام نئے سرے اور نئے لباس اور نئے پیرایہ اور نئی زبان میں ان پر نازل ہو جائیں گے اور اس تازہ کتاب کے مقابل پر جو آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ قرآن کریم منسوخ ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسرشان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا۔ کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبرائیل کا آنا ضروری ہے اسلام کا تختہ ہی الٹا دے۔ حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے۔ کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے منافی اس لئے قرار دیا ہے۔ کہ وہ مستقل نبی ہوں گے۔ اور ایسا نبی امت محمدیہ میں کوئی نہیں آ سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں کتر و بیونت

ایک اور امر قابل غور یہ ہے۔ کہ شیخ غلام حسین مضمون نویس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالجات میں کانٹ چھانٹ اور کتر و بیونت سے بھی کام لیا ہے۔ چنانچہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ کی ایک عربی عبارت کا وہ صرف اتنا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ کہ "نبوت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو گئی۔ اور نہ کوئی کتاب ہے بعد فرقان کے جو سب صحیفوں سے بہتر ہے۔ اور نہ کوئی شریعت ہے بعد شریعت محمدیہ کے"۔ حالانکہ اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بیدانی سمیت نبیاً علی لسان خیر البریۃ۔ یعنی اس کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر میرا نام نبی رکھا گیا ہے۔ اسی طرح حقیقۃ الوحی کے بعض اور حوالوں میں بھی کانٹ چھانٹ کی گئی ہے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی کے یہ الفاظ تو درج کر دیئے ہیں۔ کہ "کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے۔ کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن بھی آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئے گا۔ جو مستقل نبوت کی وجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مہر کو توڑ دے گا اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء کی چھین لیگا"۔ حالانکہ اس عبارت کے بعد یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ کہ "آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہوگا۔ اور اس کی عملی حالتیں شریعت محمدیہ کے مخالف ہوں گی"۔

غیر مبایعین کا حضرت مسیح موعودؑ کی اصل تعلیم سے انحراف

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکمل حوالجات درج کرنے میں غیر مبائع معترض نے اس دیانت سے کام نہیں لیا جس کی ہر شریف انسان سے توقع کی جاتی ہے۔ لیکن بہر حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی جو تشریح مندرجہ بالا سطور میں کی گئی ہے۔ اس پر معمولی عقل و فکر رکھنے والا انسان بھی غور کر کے اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں سلسلۂ نبوت کے اجراء کے قائل تھے۔ اور اس ضمن میں غیر مبایعین کا طریق عمل یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہے ؛

ایک احمدی ہیڈ ماسٹر سے صریح بے انصافی

احرار کے پروپیگنڈا کی وجہ سے ہماری جماعت کے ملازمین کو جو دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ ان کی ایک مثال سڑوعہ ضلع ہوشیارپور کی ہے۔ جو یہ ہے کہ چودھری نور محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی وہاں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرتے تھے۔ وہ ۱۹۳۱ء میں سڑوعہ تبدیل ہوئے۔ اور وہاں احمدیت قبول کی۔ غیر احمدیوں نے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کے پاس شکایات کیں۔ کہ احمدی ہیڈ ماسٹر نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس نے لوگوں میں تفرقہ پیدا کر رکھی ہے۔ حالانکہ یہ محض جھوٹ تھا۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس نے تبادلہ کی رپورٹ کی۔ لیکن سابق انسپکٹر مدارس جالندھر ڈویژن نے بمشورہ چیئرمین چودھری نور محمد صاحب کا تنزل کر کے سیکنڈ ماسٹر کر دیا اور گریڈ میں بھی کمی کر دی۔ یہ ان کے ساتھ کھلی اور صریح بے انصافی ہے۔ اگر غیر احمدی ان کے وجود کو سکول کے لئے مضر خیال کرتے تھے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ ان کا تنزل کیا جاتا معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے معاملہ کے متعلق ایک عرضداشت جناب انسپکٹر صاحب مدارس جالندھر کی خدمت میں ارسال کی ہے۔ اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس نے اس پر سفارش کی ہے۔ ہم انسپکٹر صاحب مدارس جالندھر ڈویژن کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس صریح بے انصافی کی تلافی کریں۔ نامہ نگار

نمائندۂ احرار ماسٹر تاج دین کے ہاتھ سے میونسپل کمشنری کی چڑیا نکل گئی

احرار نے پچھلے دنوں جس شخص کو قادیان میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے مقرر کر رکھا تھا وہ لدھیانہ کا ایک بازاری اور نہایت بے وقعت شخص تھا۔ لیکن ظاہر یہ کیا جاتا تھا۔ کہ وہ کوئی بہت بڑی حیثیت کا اور بڑا بارسوخ اور با اثر انسان ہے۔ چنانچہ اس کے نام کے ساتھ بڑے طمطراق سے "میونسپل کمشنر لدھیانہ" لکھا جاتا۔ اخبار "مجاہد" کا وہ اپنے آپ کو کرتا دھرتا بتاتا۔ اور بار بار اعلان کرتا۔ کہ اس کے قادیان پہونچنے کی دیر ہے۔ پھر وہ تہلکہ مچا دیگا۔ وہ کئی بار قادیان آیا بھی اور ایک کافی عرصہ رہائش بھی اختیار کی۔ مگر سوائے ذلت اور ناکامی کے اس کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔

اب معلوم ہوا ہے۔ کہ لدھیانہ میونسپل کمیٹی کے نئے انتخابات میں اسے سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور باوجود صدر احرار کے ناخنوں تک زور صرف کر دینے کے میونسپل کمشنری کی چڑیا اس کے ہاتھ نہ آسکی۔ اور وہ منہ دیکھتا رہ گیا۔

چنانچہ ہمارا نامہ نگار لدھیانہ لکھتا ہے "آجکل لدھیانہ میں الیکشن کی وجہ سے کافی سے زیادہ دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ ہر امیدوار اپنے مطلب کے لئے ہر قسم کا پراپیگنڈا کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ احراریوں نے بھی اپنی ٹولی کو مضبوط کرنے کے لئے چند ایک ننگ انسانیت شخصیتوں کو جن کے سیاہ اعمال ناموں سے ہر شریف انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امیدواروں کی فہرست میں کھڑا کر دیا۔ صدر احرار مولوی حبیب الرحمن سے جب کوئی پوچھتا۔ کہ تم کو کوئی شریف انسان اس جگہ کے لئے نہیں ملا تو کہتے۔ ہمارے پاس کوئی شریف انسان نہیں آتا۔ گویا یہ بات عالم آشکار ہو چکی ہے۔ کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کے "نمائندوں" کی یہ حقیقت اب رہ گئی ہے۔ حالانکہ ان کا یہ دعوے بھی بے حقیقت تھا۔ اسی طرح وہ شخص جو صدر احرار کا بازو بنا ہوا تھا۔ اور اپنے تئیں "فاتح قادیان" کہلاتا تھا۔ اور ایک عرصہ سے میونسپلٹی کا رکن تھا۔ جس نے قادیان میں رہ کر سب و شتم کا بازار گرم کرنے میں پورا زور لگایا۔ یعنی ماسٹر تاج دین۔ خدا کی قدرت کہ خود اس کے وطن میں ہی اس کو میونسپل الیکشن کی امیدواری سے پرسوں مورخہ ۱۴ اپریل الیکشن سے پہلے ہی محروم ہونا پڑا۔ اور حکومت کے دفتروں سے امیدواروں کی فہرست سے اس کا نام کاٹ دیا گیا۔ کچہری میں کافی سے زیادہ اجتماع تھا۔ پبلک میں اس کو سخت ذلت نصیب ہوئی۔ بلکہ حکام کے سوال کے جواب میں بھی اس کو ندامت اٹھانی پڑی۔ کہ تم کبھی کانگریس میں شامل ہوتے ہو۔ کبھی فاتح قادیان بنتے ہو۔ کیا تمہاری جائیداد بھی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ شریف مسلمانوں نے اس کو اپنی آراء سے کھڑا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور احراریوں کی اخلاقی حالت کو پبلک نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ اہل بصیرت کے لئے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "انی مھین من اراد اھانتک" کی صداقت کا ثبوت ہے۔

یہ شخص احمدیوں کی دل آزاری میں اور احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش رہتا تھا جس کا حشر اس کے شہر میں ہی قدرت کی طرف سے ہوا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ میاں تاج دین کی طرح بعض اور بھی ہیں۔ جن کی طرف سے اپنے مطلب کے حصول کے لئے پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ مگر قدرت بھی اپنا کام کر رہی ہے"

رجز در تنبیہ زبانِ غزبانِ دراز

(از جناب میاں محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے آنرز۔ ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ کپورتھلہ)

— ۲ —

شُنیدیم بسیار دُشنامہا — زبانہا گُشیدیم در کامہا
چشیدیم ناپاک الزامہا — گرانبار گشتیم زیں دامہا

ہمہ وامہا میدہیم باز پس
اگر احمدیت بگوید کہ بس

بخونابہ باریٔ دلدادگاں — بہ آمادہ کاریٔ جان وروال
بہ گریندہ چشمے زماں تا زماں — بہ سوزندہ آہے کراں تا کراں

بہ ناسازگاریٔ صبر و قرار
بہ خوں راندنِ عاشقاں در کنار

بہ بسمل چناں مہر و ماہِ سُخن — بہ مختار آں پادشاہِ سُخن
بہ گوہر ہماں کجکلاہِ سُخن — بہ مظہر ہمیں خاکِ راہِ سُخن

بہ شیریں زبانانِ رنگیں بیاں
بہ رنگیں بیانانِ شیریں زباں

کہ طبل تہی را دریدن تواں — زبانِ زبانی بُریدن تُواں
بہ بالِ ہجا ہم پریدن تواں — رکاکت نہ لیکن خریدن تواں

تو در شہر ما ایں فضولی مجو
جوابِ جہولاں جہولی مجو

شغالے بہ شیر ژیاں باز خورد — حقیر آمدش حق کرگس شمرد
چو گور زبوں در غلابے بمرد — پلنگے بہ کرمانِ گورش سپرد

نہ شمشیرہا در غلاف اوفتاد
کہ آئینِ مرداں خلاف اوفتاد

سُخن ناپسند آیدت یا پسند — مراہست مقصود بس ارجمند
بہ شیب و فراز و بہ پست و بلند — نہ ہرزہ چلو دادہ ام ایں سمند

بہ تحقیرِ دشمن بہ تحسینِ دوست
مُرادیست مضمر کہ معنی ہموست

نہ اصلاست مقصود مدح و ذم — نہ حاشاست مطلوب بیش و کم
منم بندۂ شاہِ فخر الامم — علی الرغم دُشمن خرامم چہم

نگوئی سُخن برفشانم ہمے
خساں را بہ آتش رسانم ہمے

ایا گر دگیران لشکر شکار — دبیرانِ محمودِ عالی تبار
بگیریم بر دُشمناں تنگ کار — بر آریم از ہرزہ گویاں دمار

چو اینجا رسیدم برآمد خروش
کہ بسمل رسید است مظہر مجوش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ احمدی احباب سے کیا چاہتے ہیں؟

یوں تو بار بار بذریعہ اعلانات و تحریکات مطبوعہ و غیر مطبوعہ احباب و عہدہ داران جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ بجٹوں کو پورا کرنے کی سعی کریں۔ اور بقائے ادا کریں۔ لیکن اس لحاظ سے کہ یہ ماہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کا آخری مہینہ ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ یہ اس تیسرے سال کا آخری مہینہ ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء میں بقایوں اور بجٹوں کو پورا کرنے کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"اسی سال (یعنی ۳۴-۱۹۳۳ء) سے اس پر عمل کرو۔ کہ جو رقم کسی جماعت کے ذمہ لگائی گئی تھی اگر اس نے ادا نہیں کی۔ تو اگلے سال کے چندہ کے ساتھ اس بقائے کو شامل کرو۔ اور گذشتہ سال بقائے کو اس سے سالانہ قرض قرار دو۔ اور کہو کہ یا تو اس کے ادا نہ کرنے کے معقول وجوہات پیش کرو۔ یا آئندہ بقایا ادا کرو اس طرح وہ جماعت مجبور ہوگی کہ جو لوگ نادہندہ ہیں انہیں ہمارے سامنے پیش کرے اور نادہندہ مجبور ہونگے کہ یا تو چندہ باقاعدہ ادا کریں یا پھر جماعت سے نکلیں۔ اور اگر کوئی جماعت ایسا نہ کرے گی۔ اور تین سال تک اس کے ذمہ بقایا لٹکتا رہے گا۔ تو اس کا ہم بائیکاٹ کر دیں گے۔ اور ہمارے انتظام سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ کیا وجہ ہے کہ جماعت نادہندوں کی طرف توجہ نہیں کرتی؟"

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت بقایا دار جماعتوں کے بقائے بطور قرض بجٹوں میں منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اور جماعتوں کی طرف سے معقول وجوہات ترمیم بجٹ کے بارے میں موصول ہوتی ہیں انکے مطابق بجٹوں میں ترمیم بھی کی جاتی رہی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب اور جماعتیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتی ہوئی بجٹوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتی چلی آرہی ہیں۔ لیکن ابھی کچھ جماعتیں بقایا دار بھی ہیں۔ چونکہ تیسرے سال کا یہ آخری مہینہ ہے۔ اس لئے اس میں جو بھی کوشش ممکن ہے کرلی جائے۔ بقائے اور بجٹ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک پورے کر دیئے جائیں اس کے بعد مئی کے اول عشرہ میں ایسی جماعتوں کی فہرست جنہوں نے بجٹ پورے کر دیئے ہونگے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور برائے دعا پیش ہوگی۔ اور مئی کے دوسرے عشرہ میں ایسی جماعتوں کی فہرست پیش کی جائے گی۔ جنہوں نے باوجود توجہ دلانے کے بجٹ پورے نہ کئے ہونگے۔ اور ایسی جماعتوں کے متعلق جو حضور کا فرمان ہوگا۔ اس کی تعمیل کی جائے گی۔ پس احباب اور عہدہ داران کی جدوجہد کا یہ آخری مہینہ ہے۔ اس میں بقایا داروں سے بقایا کی وصولی کے لئے جو بھی ممکن کوشش ہو کرلی جائے۔ خواہ فرداً فرداً یا وفود کے ذریعہ بہرحال ایسی کوشش ہو کہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک ہر ایک جماعت اپنا بجٹ پورا کر دے۔ اسی طرح ان احباب سے بھی درخواست ہے۔ جو اپنا چندہ اکیلے ہونے کی وجہ سے بغیر توسط کسی جماعت کے براہ راست مرکز میں بھیجتے ہیں۔ کہ وہ بھی ۳۰ اپریل تک اپنے اپنے بقائے صاف کر دیں۔ ان کی فہرست بھی حضرت امیر المومنین کے حضور برائے دعا پیش ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کے سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا سب کے نام نیک نام اور فرض شناس احباب اور جماعتوں کی فہرست میں درج ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دعا حاصل کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

چند سائیکلوں کی ضرورت

نظارت دعوت و تبلیغ نے ایک علاقہ کے طول و عرض میں آنریری کارکنوں کے ذریعہ تبلیغ کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ بعض کے پاس سائیکل نہیں۔ اس لئے انہیں اپنے مقام تبلیغ پر پیدل چل کر دقت پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے جو ذی استطاعت احباب ان مبلغین کے جہاد میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ وہ نظارت ہذا کی سائیکلوں کے ذریعہ مدد کر کے مشکور فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

ایک نیا تحقیقاتی کمیشن

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مجلس مشاورت پر ایک تحقیقاتی کمیشن مرکزی دفاتر کے بعض نقائص دور کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ جو حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہے۔

(۱) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ۔ صدر۔ (۲) راجہ علی محمد صاحب افسر مال لاہور۔ (۳) پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ گورنمنٹ کالج لاہور (۴) شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور۔ (۵) ملک غلام محمد صاحب رئیس لاہور۔ (۶) چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار ہوشیار پور۔ (۷) خاکسار غلام محمد اختر سٹاف وارڈن لاہور سیکرٹری۔ اس کمیشن کو بعض معاملات میں بیرونی احباب سے امداد کی ضرورت ہے۔ جو امید ہے کہ بیلاء رعایت محض اصلاح کی خاطر بیرونی احباب کمیشن کو مہیا کریں گے۔

(۱) مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء پر ایک شکایت یہ کی گئی تھی۔ کہ قادیان کے بعض دفاتر باہر کے بعض خطوط کا جواب نہیں دیتے۔ اگر یہ معاملہ صحیح ہے۔ اور بیرونی احباب میں سے کسی کو پیش آیا ہے۔ تو وہ دوست مہربانی کر کے تفصیلاً اس کی رپورٹ سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن کو ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ مگر ایسی شکایات گذشتہ دو سال سے پرانی نہ ہوں۔ (۲) اس کے علاوہ بھی اگر خط و کتابت یا جوابوں کے متعلق کسی اور قسم کی شکایات ہوں۔ تو وہ بھی بھیجی جا سکتی ہیں۔ نیز اگر کسی صاحب کو ایسے امر کا علم ہے۔ جو مرکزی تعلیمی اداروں کی کسی دینی یا اخلاقی خامی کو ظاہر کرتا ہو۔ تو اس سے بھی اطلاع دی جائے (۳) اگر کسی صاحب کے علم میں یہ بات ہو۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے احکام یا صدر انجمن احمدیہ کے رزولیوشن کے برخلاف سلسلہ عالیہ کے کسی دفتر میں کوئی کارروائی ہو رہی ہے۔ تو اس سے بھی آگاہی دی جائے۔ (۴) اگر کسی انجمن کے علاقہ میں صدر انجمن احمدیہ کی کوئی جائداد ایسی ہو۔ جس کو دیہی کی جماعت فروخت کرنا مناسب سمجھتی ہو۔ تو اس سے بھی اطلاع دی جائے۔ نوٹ:۔ (الف) مبہم باتیں کوئی الزام عام طور پر بلا خاص مثال یا خاص واقعات کے نہ بیان کیا جائے۔ (ب) لفافہ پر confidential یا صیغہ راز کے الفاظ لکھ دیئے جائیں۔ (ج) جو صاحب شکایت لکھیں وہ اپنا نام و پتہ مفصل درج کریں۔ (د) تمام ایسی خط و کتابت خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن کو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائے۔ نیز ممبران کمیشن میں سے کسی ایک ممبر کے پاس بھی یہ امور بیان کئے جا سکتے ہیں۔ (ر) براہ کرم احباب ایک ماہ کے اندر اندر اس اعلان کا جواب دیں۔ خاکسار:۔ غلام محمد اختر سیکرٹری

لارڈ لنلتھگو کی دہلی میں آلہ نشر الصوت پر پہلی تقریر

ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دینے اور علمی و تمدنی اداروں میں اضافہ کرنے کا عزم

نئی دہلی - ۱۸ اپریل - آج وائسرائے کی آمد کا دن تھا - تمام شہر سجاوٹ اور آرائش کی وجہ سے نوعروس بنا ہوا تھا - بیان کیا جاتا ہے کہ پچیس سال کے بعد دہلی میں ایسا نظارہ دیکھنے میں آیا - ۱۹۱۱ء میں جب ملک معظم جارج خامس آنجہانی دہلی تشریف لائے تھے - اور دہلی دربار منعقد ہوا تھا - اس وقت ایسے نظارے دیکھنے میں آئے تھے - ایوان دربار اور وائسرائے ہوس اپنی گوناگوں سجاوٹوں اور آرائشوں کی وجہ سے بے نظیر معلوم ہو رہا تھا -

لارڈ لنلتھگو کی سپیشل ٹرین ساڑھے پانچ بجے دہلی پہنچی - آپ کے استقبال کے لئے تمام سرکاری اور غیر سرکاری ارکان پلیٹ فارم پر موجود تھے - استقبال کرنے والوں میں چیف کمشنر دہلی - مسٹر جے - این - جی - جونسن - میجر جنرل مسٹر ساؤنڈرس کمانڈر دہلی اینڈ بریگیڈ ایریا ڈپٹی کمشنر دہلی اور سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کا نام قابل ذکر ہے - آپ کے اعزاز میں ۳۱ توپوں کی سلامی اتاری گئی - ایک انبوہ کثیر آپ کی آمد پر سٹیشن کی طرف جھپٹا - تاکہ آپ کو دیکھ سکے گارڈ کا معائنہ کرنے کے بعد آپ باہر تشریف لائے - ۲/۴ پنجاب رجمنٹ آپ کو اپنے حلقہ میں لئے ہوئی تھی - آپ لیڈی لنلتھگو کی معیت میں سرکاری گاڑی میں بیٹھے - اور وائسرائے ہوس کی طرف روانہ ہو گئے - روانگی پرائیویٹ روڈ پر سے ہوئی - جب گاڑی روانہ ہوئی - پبلک نے تالیاں بجائیں - کیونز وے - کنگز وے - کنگز ویز گریٹ پیلس اور گورنمنٹ کورٹ پر دو رویہ فوجی دستے اور پولیس کھڑی تھی - وائسرائے ہوس میں پہنچنے کے بعد برٹش انفنٹری نے آپ کی سلامی اتاری

ایوان دربار میں کمانڈر انچیف - ارکان اگزیکٹو کونسل - کونسل آف سٹیٹ اور اسمبلی کے صدروں چیف کمشنر دہلی - مقتدر سول اور فوجی حکام - چیف جسٹس - عدالت عالیہ پنجاب اور دوسرے بڑے بڑے حکام - جاگیرداروں اور والیان ریاست سفرائے خارجہ - اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ارکان کے لئے نشستیں مخصوص تھیں - جب لارڈ لنلتھگو ایک جلوس کے ہمراہ ایوان دربار میں داخل ہوئے - تمام درباری کھڑے ہو گئے - اور اس وقت تک کھڑے رہے جب تک کہ وائسرائے حلف وفاداری لیتے رہے جب آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے - تو ہوم سکرٹری مسٹر ایم - جی ہیلیٹ آگے بڑھے - اور انہوں نے ملک معظم کا حکم پڑھا جو لارڈ لنلتھگو کے تقرر کے متعلق تھا - اس کے بعد جسٹس ینگ آگے بڑھے - اور آپ نے لارڈ لنلتھگو سے تین حلف لئے - پہلا وفاداری کا تھا - دوسرا یہ تھا - کہ وہ اپنے عہد کا پورا پورا احساس رکھیں گے اور کام کو کامیابی سے چلائیں گے - تیسرا انصاف کے معاملہ میں بالکل غیر جانبدار رہیں گے۔

حلف وفاداری کے بعد جب وائسرائے اپنی کرسی پر بیٹھے - تو یونین جیک لہرایا گیا - آپ کے اعزاز میں ۳۱ توپوں کی سلامی اتاری گئی - اس کے بعد لارڈ لنلتھگو ایوان دربار سے روانہ ہوئے - تمام درباری کھڑے ہو گئے

اس کے بعد وائسرائے نے اپنی پہلی تقریر براڈکاسٹ کی - جس کا ترجمہ بعد میں اردو میں بھی کر دیا گیا - تاکہ وہ لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں - جو انگریزی نہیں جانتے -

آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا - ملک معظم کی سلور جوبلی اور آپ کی وفات پر ہندوستان نے اپنی پوری وفاداری اور عقیدت کا اظہار کیا ہے - میں بغیر کسی رو رعایت اور خوف و خطر کے اپنے فرائض سرانجام دوں گا - ہندوستانی ریاستوں نے ہمیشہ حکومت برطانیہ سے حیرت انگیز وفاداری کا اظہار کیا ہے - اور انہوں نے جنگ اور صلح کے زمانہ میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں - آپ نے اعلیٰ حکام سول اور فوج - ہندوستانی بحری فوج اور شعبہ جات کے افسروں کی خدمات کا اعتراف کیا - اور انہیں اپنا سلام پہنچایا - آپ نے افسران ضلع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا - کہ میں آپ لوگوں کے کام کی اہمیت کو سمجھتا ہوں - اسی لئے آپ کے کام کو میں ہمیشہ نظر میں رکھوں گا - آپ نے پولیس اور سول سروس کے حکام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا - آپ لوگ میری حمایت کا پورا پورا بھروسہ رکھیں - آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا - میں کسانوں - دیہاتیوں - شہریوں - اور کارخانہ داروں کی تکالیف سے اچھی طرح آگاہ ہوں - آپ نے کہا کہ میں اوسط درجہ کے لوگوں کی بیکاری کے بوجھ کو کم کرنے کی انتہائی کوشش کروں گا - اور مجھے امید ہے کہ میں اس میں کامیاب ہو جاؤں گا - آپ نے اس امید کا اظہار بھی کیا - کہ میں سائنس اور دیہات کے مختلف شعبہ جات - صنعتی حرفتی - تمدنی اور علمی اداروں میں اضافہ کروں گا -

آپ نے نوجوان طبقہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا - میں ان نوجوانوں کو ان کے ملک معظم کا نائب اور دوست ہونے کی حیثیت سے نصیحت کرتا ہوں - کہ وہ خدا سے ڈریں - بادشاہ کی فرمانبرداری کریں - اور بزرگوں کے کہے پر چلیں آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا - کہ میں کسی قوم کو دوسری قوم پر ترجیح نہیں دوں گا آپ نے اپنی خاندانی مثال دیتے ہوئے کہا - کہ میں اپنے بچوں میں کبھی کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دیتا - ان لاکھوں رائے دہندگان کو جنہیں جدید آئین کے ماتحت ووٹ دینے کا حق حاصل ہو گا - مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی حالات کے ماتحت بھی تمہیں یہ مشورہ نہ دوں گا - کہ تمہیں اپنے ووٹ کسے دینے چاہئیں جہاں تک سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا تعلق ہے - خواہ وہ کسی جماعت سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں - میں کبھی ایسے الفاظ ارادتاً استعمال نہ کروں گا جن سے ان کے جائز حقوق میں رخنہ اندازی ہو - آل انڈیا فیڈریشن کے قیام پر مرکزی حکومت میں جو تبدیلیاں واقع ہوں گی میں ان کے لئے راستہ صاف کروں گا - میں تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے روابط قائم رکھوں گا - اور جب میں کبھی کسی جماعت کے رہنما یا رہنماؤں سے ملاقات کروں گا - تو اس سے یہ اندازہ ہرگز نہ لگا لیا جائے کہ میں اس جماعت کو دوسری جماعتوں پر ترجیح دیتا ہوں - اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وہ انہیں ہر قسم کی مدد دیں گے - حکومت کے بیانات صرف اظہار واقعات تک محدود ہوں گے -

آخر میں آپ نے عوام سے ان الفاظ میں اپیل کی - کہ میں اس سے زیادہ اور کسی چیز کا متمنی نہیں - کہ جس اعتماد کا میں نے آپ کو یقین دلایا ہے آپ بھی اسی طرح مجھ پر پورے طور پر اعتماد کریں -

عبدالکریم ٹھانکوٹی کی ایک بیہودہ سرائی

عبدالکریم ٹھانکوٹی نے ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء کے مباہد میں اپنے ارتداد کا اعلان کرتے ہوئے لاہور کے کسی شخص کے ایک خط کی بنا پر جو اس نے عبدالکریم کو لکھا - نظارت امور عامہ کے متعلق بیہودہ سرائی کی ہے - اور لکھا ہے کہ وہ اہل حق پر ناجائز رعب ڈالکر انہیں مرعوب کرنے کی کوشش کرتی ہے - حالانکہ یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے - عبدالکریم ٹھانکوٹی نے لاہور کے کسی شخص کی طرف منسوب کر کے جو خط شائع کیا ہے - اس کے یہ الفاظ ہیں - کہ "آپ کے سسرال کو محکمہ امور عامہ قادیان کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے کہ چونکہ مولوی عبدالکریم سلسلہ کے احکام کا احترام نہیں کرتے - لہٰذا آپ ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کر کے ان پر رعب ڈالیں" - چاہئے تھا - کہ عبدالکریم ٹھانکوٹی میں اگر کچھ دیانت ہوتی تو وہ اس بات کی تحقیق کرتا - مگر اس نے بغیر سوچے سمجھے اس خط کو درست سمجھ کر لکھ دیا - "یہ محمودی ٹولہ کی روحانی حقیقت ہے - کہ اہل حق کو ناجائز رعب اور دباؤ ڈال کر مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں" عبدالکریم کی اس صریح کذب بیانی اور دروغگوئی کا پردہ چاک کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے - کہ نظارت امور عامہ کی طرف سے عبدالکریم کے خسر کو ہرگز کوئی ایسا خط نہیں لکھا گیا جس میں انہیں اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی تلقین کی گئی ہو - بلکہ اس کے خلاف عبدالکریم کے خسر کے ایک خط کے جواب میں نظارت امور عامہ کی طرف سے انہیں جو کچھ لکھا گیا وہ یہ ہے - کہ "چونکہ میاں عبدالکریم صاحب ہمارے نظام کے احترام کو ضروری نہیں سمجھتے - اس لئے اس معاملہ میں کارروائی کرنے سے ہم معذور ہیں - آپ جو کارروائی اس سلسلہ میں کرنا ضروری خیال فرمائیں کریں" - اس خط کا اصل مضمون دفتر میں محفوظ ہے اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ عبدالکریم کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کرنے کی تلقین نظارت امور عامہ کی طرف سے نہیں کی گئی - بلکہ صرف یہ لکھا گیا ہے

وصیّتیں

نمبر ۵۳۹۴:۔ منکہ محمد رمضان ولد بڈھا قوم زمیندار عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زمین ایک کنال برلب سڑک ریلوے روڈ قیمتی ۲۵۰ روپیہ (۲) ایک مکان واقعہ محلہ ارائیاں مالیتی ۔/۳۰۵ روپیہ کا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:۔ محمد رمضان قادیان ۴/۲۶ ۴ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد بخش سلوتری پنشنر محلہ دارالرحمت قادیان بقلم خود۔ گواہ شد: محمود احمد بیسیڈیکل ہال قادیان۔

نمبر ۵۲۹۴:۔ منکہ عائشہ بیگم بنت میاں اللہ دتا صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۸ء ساکن بستی ممنے والی داخلی فیروزپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۷ جنوری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری جائیداد سوائے زیور کے کچھ نہیں۔ زیور آٹھ تولہ سونا ہے۔ اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اب مبلغ ۔/۲۷ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بعد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتی رہوں گی میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ العبد۔ عائشہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد حسن سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ فیروزپور شہر۔ گواہ شد:۔ اللہ بخش ولد محمد بخش ذات ارائیں ساکن بستی ممنے والی داخلی فیروزپور شہر ۴/۱/۷

گواہ شد:۔ محمد احمد ولد غلام حسین ذات ارائیں ساکن بستی ممنے والی داخلی فیروزپور شہر ۴/۱/۷

نمبر ۵۴۶۴:۔ منکہ نور محمد بی۔اے۔ ولد چودھری محمد بخش قوم الراعی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تین ماہ دس دن تاریخ بیعت ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء ساکن سنگر ڈاکخانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ / ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک مکان سکونتی محلہ مدی پورہ نکودر قیمتی ایک ہزار روپیہ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۔/۸/۶۷ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسی قدر روپیہ ان کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ نور محمد۔ اے۔ بی۔ ٹی سکنہ سنگر حال سیکنڈ ماسٹر ڈی بی اے۔ وی مڈل سکول امبوٹہ ضلع ہوشیارپور۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز مولوی فاضل ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول نکودر ضلع جالندھر حال قادیان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ خیر دین سیکرٹری انجمن احمدیہ پھگلانہ ضلع ہوشیارپور حال قادیان۔ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۵۴۳۴:۔ منکہ فضل الٰہی ولد محمد عبداللہ قوم رند پیشہ درزی عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۳۱ء ساکن کنجاہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت تخمیناً ۔/۴۲ روپیہ ہے۔ تازیست میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

(۲) اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو میری یہ رقم یا جائیداد ادا شدہ میرے متروکہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ فضل الٰہی ٹیلر ماسٹر حال عارف والا ضلع منٹگمری بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چراغ دین مدرس ہائی سکول عارف والا ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ مرزا مجد الحق بیگ مغل پٹی ضلع لاہور

نمبر ۵۳۶۴:۔ منکہ فضل بیگم زوجہ بابو عبدالکریم بٹ صاحب قوم کشمیری بٹ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن سیگولہ ضلع جہلم حال دارالسلام پوسٹ بکس ۳۷۶ ضلع ٹانگانیکا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے

(۱) زیور طلائی ساڑھے آٹھ تولہ۔

(۲) مہر پانچ سو روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے (۳) ۔/۱۷۰۰ شلنگ۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ دس شلنگ ماہوار جیب خرچ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں جائیداد کا حصہ کل یا بعض بصورت رقم داخل کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رسید حاصل کر لوں۔ تو یہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد:۔ فضل بیگم۔

گواہ شد:۔ عبدالکریم بٹ خاوند موصیہ پوسٹ بکس ۳۷۶ دارالسلام۔ گواہ شد:۔ فضل کریم نون برادر حقیقی موصیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ حال وارد دارالسلام

نمبر ۵۳۲۴:۔ منکہ بابو محمد اسحٰق ولد شیخ ولی محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۱۳ /۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائیداد منقول یا غیر منقولہ نہیں ہے (اس وقت میرے نام پر ایک قطعہ مکان واقعہ محلہ دارالفضل میں با قبضہ ہے۔ اور اس کے علاوہ تین کنال قطعہ زمین واقعہ محلہ دارالبرکات میں میرے نام ہے۔ جو دراصل میرے والد صاحب کی پیدا کردہ ہے۔ اور انہیں کے قبضہ میں ہے) اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اب مبلغ ۔/۶۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا العبد:۔ محمد اسحٰق سٹور مین آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل کلرک آرڈیننس ڈپو چھاؤنی لاہور پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گنج مغلپورہ۔ گواہ شد:۔ نواب دین کلرک ہیڈ کوارٹر لاہور ڈسٹرکٹ چھاؤنی لاہور۔

نمبر ۱۲۵۶:۔ منکہ نور محمد نمبردار ولد عبدالعزیز قوم جٹ ساکن حسن پور کلاں ضلع ہوشیارپور تحصیل گڑھشنکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۱۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ مبلغ تین سو روپیہ کی زمین وغیرہ ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں جائداد وصیت کردہ کی قیمت میں سے کوئی روپیہ داخل کر دوں۔ تو اس قدر اس حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جائیگی العبد:۔ بقلم نور محمد نمبردار ولد عبدالعزیز سکنہ حسن پور کلاں تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور۔ گواہ شد:۔ ... عبداللہ ولد ... سکنہ ... ضلع ہوشیارپور۔ گواہ شد:۔ ... ولد ... ساکن حسن پور ضلع ہوشیارپور [illegible]

رشتہ درکار ہے

ایک کاشمیری ملک گھرانے کی لڑکی کے لئے ایک خوش سیرت و خوش صورت باروزگار احمدی رشتے کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۰ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ شہری بود و باش رکھتا ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر

ایس۔ اے۔ ملک۔ الیکٹرسٹی برانچ۔ لائل پور

ضرورت رشتہ:۔

ایک مخلص خوبرو نوجوان قوم سید عمر ۳۴ سال تعلیم یافتہ برسر روزگار آمدنی ماہانہ یکصد روپیہ صاحب جائیداد پہلی بیوی کے اولاد نہ ہونیکی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ رشتہ کنوارا تعلیم یافتہ سیرت و صورت میں ممتاز ہو۔ جملہ خط و کتابت ع۔ د معرفت **مینجر اخبار الفضل قادیان**

حبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہیں۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ (عہ)

تریاق جریان

دھات۔ رقت۔ قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے ازسرِ نو جوان خوشرو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے قیمت صرف اکبر روپیہ (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ اس سے زیادہ اور کیا اطمینان دلایا جائے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی وسرحد کے ایڈیڈ و الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ **سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ** ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کر دی ہے جو ماہوار لی جاتی ہے:

پراسپکٹس مفت:

(مینجر)

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا پھولا۔ پڑبال آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا نظر کی کمزوری۔ غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں۔ جو بغیر عینک استعمال کرنے کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں ایسی کثرت سے شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔

۱۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ (۲) جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے۔ (۳) جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ قادیان اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔ (۴) جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں (۵) جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک کے پڑھ سکتا ہوں (۶) جناب ماسٹر علی محمد صاحب مستم قادیان آپ کے سرمہ ممیرا سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ میں عینک استعمال کرتا ہے۔ اب نہ لگا رکھی ہے۔ (۷) جناب پیر افتخار احمد صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی تعریف ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے میرے آگے کی ہے۔ اس لئے میں خرید اکرتا ہوں۔ **ترکیب استعمال:**۔ صبح شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ قیمت سرمہ قسم خاص پانچ روپے فی تولہ قسم اول عہ فی تولہ قیمت سرمہ درجہ اول عہ فی تولہ قیمت ممیرا خالص عہ فی تولہ۔ المعلن:۔ **احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان۔ پنجاب**

دوستوں کو نیک مشورہ — مفرح مروارید

اس دوائی کے استعمال سے گئی ہوئی بدنی طاقت کی پھر از سرِ نو مسندِ حیات پر جلوہ آرائیاں ہونے لگتی ہیں۔ نئی نئی خواہشات کا ظہور ہوتا ہے۔ نئی امنگیں اور نئے پُر لطف خیالات پیدا ہو کر حافظہ بڑھ جاتا ہے۔ خصوصًا طلباء کے لئے بہت مفید ہے۔ معدہ کی پرانی سے پرانی بدہضمی دور ہو کر صحیح بھوک پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ تیز ہو کر ہر غذا جزو بدن بننے کے قابل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح یہ دوائی جگر کو تقویت دے کر خون کی پیدائش میں زیادتی کرتی ہے۔ جگر اور معدہ کے طاقتور ہونے سے خون صالح پیدا ہو کر گوشت اور چربی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے بدن خوشنما۔ پیارا اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح اعضاء منویہ میں طاقت آنے سے وہ منفیہ جوہر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جو بقائے نسل کے لئے نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس دوائی سے کئی گھر اولاد جیسی نعمت سے مالا مال ہو گئے ہیں۔ اس دوائی سے کئی متعلقہ مرضوں کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ جو پرچہ ترکیب استعمال میں بتائی گئی ہیں۔

یہ دوائی مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کی ایک خوراک سے ہی طبیعت میں سکون اور راحت پیدا ہو جاتی ہے۔

قیمت ۲۰ خوراک ؏ :

مینجر ایگزیکٹو کیمیکل کو شاہدرہ

لاہور

حسن یوسف رجسٹرڈ

چہرہ اور جسم کے بدنما سیاہ داغوں کو دور کرنے گورے اور خوبصورت بنانیکی حیرت انگیز ایجاد

(۱) ہیئر آئل قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۲) کریم فی شیشی دو روپیہ سوپ قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ

یہ پُر اثر دوائی بیسویں صدی کی حیرت انگیز ایجاد ہے اس سے سیاہ فام اور سانولا انسان چند دنوں میں یوسف ثانی بن جائیگا میرا پُرزور دعویٰ ہے کہ میری دوائی حسن یوسف رجسٹرڈ سے سیرت نہیں بدلتی صورت بدل جائیگی آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں

بال صفا طبیہ عمر بھر نہیں اُگتے!

آج پیش کش ہے یہ ایجاد کام کی ہے حاجت نہ استرے کی ہے نہ منت حجام کی

یہ ایک قسم کا روغن ہے جو بغیر کسی قسم کی ذرہ بھر تکلیف کے نازک نازک جگہ کے بال ہمیشہ کیلئے اُگنے بند کر دیتا ہے اور پھر تا زندگی دوبارہ بال اس جگہ نہیں اُگتے اور جلد کو ملائم کرتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ملنے کا پتہ: ہیڈ آفس حسن یوسف رجسٹرڈ لاہور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بیت المقدس ۱۹ اپریل۔ جافہ میں عربوں اور یہودیوں کے مابین سخت فساد ہو گیا۔ جس میں پولیس کو مداخلت کر کے لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ اور اس کا کوئی اثر نہ ہوتے دیکھ کر گولی چلانی پڑی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سی جانیں تلف ہو گئیں۔

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو جمعرات کو دہلی سے شملہ روانہ ہو جائیں گے۔

روما ۱۹ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اطالوی فوج نے ہرار پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنوبی محاذ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اطالوی فوج نے ساٹھ گھنٹوں کے خونریز معرکے کے بعد حبشی جرنیل راس نصیبو کی فوج کے دائیں حصہ کو شکست دیدی ہے۔

بیت المقدس ۲۰ اپریل۔ یہودی حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ جافہ کے تازہ فسادات میں ۹ یہودی ہلاک اور ۴۹ مجروح ہوئے۔ جن میں سے گیارہ کی حالت مخدوش ہے۔ جافا اور تل ابیب میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

لائل پور ۲۰ اپریل۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائل پور کی عدالت سے اخبار "منصف" کے ایڈیٹر کو مسٹر [illegible] صدر ربلدیہ کے خلاف ایک مضمون شائع کرنے کی بنا پر ایک سال قید کی سزا دی گئی ہے۔

بمبئی ۲۰ اپریل۔ "بمبئی کرانیکل" کا نامہ نگار لنڈن سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ بعض ارکان پارلیمنٹ نے حکام کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ جو انہوں نے پورٹ سعید اور آسٹریلیا میں مسٹر سبھاش چندر بوس سے روا رکھا ہے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے۔ کہ بعض ارکان نے لارڈ زیٹلینڈ کو کہا ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں ۲۷ اپریل کو دار العوام میں سوال اٹھائیں۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ آج مسجد شہید گنج کے مقدمہ میں ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر کی بحث کا چوتھا دن تھا۔ آپ نے اس سوال پر مدلل بحث کی کہ مسجد پر قبضہ مخالفانہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نیز اس امر کے متعلق متعدد دلائل پیش کئے۔ کہ آیا یہ دعوی زائد المیعاد ہے۔ آپ نے اس بات پر بھی فاضلانہ بحث کی۔ کہ مدعا علیہم نے مسجد کو قبضہ میں رکھنے کے لئے دھوکہ سے کام لیا تھا۔ اور دلائل کی تائید میں ہائیکورٹوں اور پریوی کونسل کے رولنگ پیش کئے۔

کلکتہ ۲۰ اپریل۔ آج صبح دس بج کر پچاس منٹ پر یہاں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

رانچی ۲۰ اپریل۔ حکومت بہار کی وزارت تعلیم نے نادار مگر ذہین طلباء کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچانے کے لئے تجربہ کے طور پر تین سال کے لئے ۶ ہزار روپیہ کی اعانت منظور کی ہے۔ وظائف ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کالجوں سے درخواستیں موصول ہونے پر مختص کریں گے۔

میکسیکو (بذریعہ ڈاک)۔ میکسیکو کے صدر مسٹر کارڈیناس نے ایک تازہ اعلان کے ذریعہ میکسیکو کی فسطائی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

مدراس ۲۰ اپریل۔ آج مدراس کے ایک ممبر لیڈر کو ہائیکورٹ بنچ کے خلاف تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

بیت المقدس ۲۰ اپریل۔ ایک خاص اعلان کے ذریعہ ہائی کمشنر فلسطین کو یہ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔ کہ وہ ضرورت کے مطابق جس قسم کا قانون چاہیں۔ نافذ کر سکتے ہیں۔

بمبئی ۲۰ اپریل۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کی ہڑتال ابھی جاری ہے۔ اس ہڑتال سے پٹرول کی تجارت کو پچاس ہزار روپیہ کا نقصان پہنچا ہے۔ اور حکومت کو پچیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

قاہرہ ۲۰ اپریل۔ حکومت برطانیہ اور حکومت مصر کے نمائندوں کے مابین جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ۵ مئی تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ مصری نمائندوں کو کابینہ کے انتخابات میں حصہ لینے کی مہلت دی گئی ہے جو گفت و شنید اب تک ہو چکی ہے۔ اس سے خوشگوار نتائج کی توقع ہے۔

مدناپور ۲۰ اپریل۔ گذشتہ تین سالوں سے فصلوں کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے کانڈی سب ڈویژن میں قحط کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ بہت سے غریب مزدور تلاش روزگار کے لئے بنگال کے شمالی اضلاع میں چلے گئے ہیں۔ کئی علاقوں سے فاقہ کشی کی وجہ سے اموات کی اطلاع موصول ہو رہی ہے بعض علاقوں میں ہیضہ اور چیچک کی وبا بھی پھیل رہی ہے۔

شیخوپورہ ۲۰ اپریل۔ گذشتہ شب شیخوپورہ اور جوہڑ کانہ کے دو روئی کے کارخانوں میں آتشزدگی سے کافی نقصان مال ہوا ہے۔

عدیس آبابا ۲۰ اپریل۔ اطالوی فوجیں عدیس آبابا سے صرف اسی میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ دشمن کی اس یلغار کے مقابلہ کے لئے اہل حبشہ زبردست تیاریاں کر رہے ہیں انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ جب تک ایک بچہ بھی زندہ ہے۔ وہ دار السلطنت کی حفاظت کے لئے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کریگا۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ کل نواب محمد شاہنواز خان والئی ممدوٹ کی کوٹھی میں سر میاں فضل حسین صاحب نے اتحاد پارٹی کے ہیڈکوارٹرز کی رسم افتتاح فرمائی۔ اور اس سلسلہ میں پارٹی کے مقاصد اور پروگرام کے متعلق ایک زبردست اور طویل تقریر کی۔ جس میں آپ نے بیان کیا ہم اشتراکیت پسند ہونے کا دعوی نہیں کرتے۔ البتہ ہماری خواہش ہے کہ عوام کی زندگی کا معیار بلند کیا جائے۔ ہم دولتمندوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کریں۔ خود غرضانہ اور حریصانہ سرمایہ پرستی خود اپنی راہ میں ہلاکت آفرین گڑھا کھود رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۰ اپریل۔ آل انڈیا تحفظ مقابر کمیٹی کے سکرٹری نے ایک خط کے ذریعہ اعلیحضرت محمد ظاہر شاہ تاجدار افغانستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انہوں نے انتہائی فیاضی سے کام لیتے ہوئے افغانستان میں ہندوؤں کے مقابر کی مرمت کے لئے ۱۴ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

ایتھنز ۲۰ اپریل۔ ترکی سفیر متعینہ ایتھنز نے حکومت یونان کو سرکاری طور پر مطلع کیا ہے۔ کہ ترکی افواج نے آبنائے باسفورس پر فوجی قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن انگورہ میں اس کی تردید کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۰ اپریل۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں اطالویوں کے ظلم و ستم گیس کے استعمال۔ لوگوں پر بمباری پر شدید نکتہ چینی کی گئی۔ اور اس تحریک پر طویل بحث ہوئی۔ کہ اطالیہ کو قرضہ دینے کی ممانعت کا مسودہ قانون پاس کیا جائے۔ چنانچہ مسودہ قانون منظور ہو گیا۔

نیپلز ۲۰ اپریل۔ کل اطالوی فوج کے چھ جہاز مشرقی افریقہ کو روانہ ہوئے ان میں ۲۷۳ افسر اور تقریباً ۷۰۰۰ اطالوی سپاہی تھے۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ آج جناح شہید گنج مصالحت کمیٹی کا چوتھا اجلاس راجہ نریندر ناتھ کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ طویل بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ اجلاس ۲۹ اپریل پر ملتوی کر دیا جائے۔ جب کہ مسٹر جناح لاہور میں موجود ہونگے۔

عدیس آبابا ۲۰ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عدیس آبابا تقریباً تقریباً خالی ہو چکا ہے۔ اور اب تمام سرگرمیوں کا آخری مرکز برطانوی سفارت خانہ بن گیا ہے سفارت خانہ کے احاطہ کے گرد خاردار تاروں کے جنگلے نصب کر کے تین ہزار آدمیوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ احاطہ میں زہریلی گیس سے محفوظ رکھنے والے نقاب سامان خورد و نوش اور پانی کا کافی ذخیرہ جمع کر لیا گیا ہے۔ پناہ گزینوں میں ۲ ہزار سفید فام برطانوی اور ایک ہزار ہندوستانی ہیں۔

الہ آباد ۲۰ اپریل۔ الہ آباد یونیورسٹی کمیٹی نے جسے سپرو کمیٹی کی سفارشات متعلقہ اصلاحات تعلیم یو۔پی پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے کمیٹی نے اس ضرورت پر زور دیا ہے۔ کہ جبری تعلیم کے طریقہ کو وسعت دی جائے۔

حیفا ۲۰ اپریل۔ فرانسیسی بحری فوجی حکام کے ایک وفد نے امام یمن سے ملاقات کی اور ان سے دو گھنٹہ تک گفتگو کی۔ برطانوی حلقوں میں اس گفت و شنید کے متعلق طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ اپریل۔ مہاراجہ بیکانیر نے ایوان والیان ریاست کی کمیٹی کی رکنیت سے استعفی دیدیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی